قربانی کی عقلی توجیہات

از قلم: ابو واصف محمد آصف مدنی

سوال: قربانی کرنے میں کیا کیا حکمتیں اور مقاصد ہیں؟؟

جواب: قربانی کرنے میں کئی مقاصد و حِکَم ہیں:

قربانی کا مقصد اللہ رب العزت جل جلالہ کا ذکر اور اس کی عبادت ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے:(((وَ لِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّیَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِیْمَةِ الْاَنْعَامِ))ترجمہ: اور ہر امت کے لئے ہم نے ایک قربانی مقرر کی تا کہ وہ ان جانوروں کو اللہ کا نام لے کر ذبح کریں جو انہیں عنایت ہوئے ہیں۔ (پارہ17، سورۃ الحج، آیت34)

قربانی کا ایک مقصد حصول تقوی ہے چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے((لَنْ یَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَ لَا دِمَآؤُهَا وَ لٰكِنْ یَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ))ترجمہ کنزالایمان: اللہ کو ہر گز نہ ان کے گوشت پہنچتے ہیں نہ ان کے خون، ہاں تمہاری پرہیز گاری اس تک باریاب ہوتی ہے۔

(پارہ17، سورۃ الحج، آیت37)

شریعت نے قربانی کے گوشت وغیرہ کے جو مقاصد قرار دیئے ہیں، ان میں صدقہ بھی شامل ہے، چنانچہ حاکم مطلق عزشانہ کا فرمان عالیشان ہے:((فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَ الْمُعْتَرَّ))ترجمہ: ان میں سے خود کھاؤ اور صبر سے بیٹھنے والے اور بھیک مانگنے والے کو کھلاؤ۔

(پارہ17، سورۃ الحج، آیت36)

قربانی کی چند حکمتیں:

قربانی میں ایک حکمت یہ ہے کہ دین اسلام کی اصل توحید ہے اور توحید کی ضد شرک ہے۔ مشرکین عرب اپنے معبودان باطلہ کا نام لے کر ان کی بزرگی بیان کرتے اور بڑائی بیان کرتے تھے، اپنے بتوں کے لئے سجدے کرتے تھے۔ بتوں سے مدد مانگتے، بتوں کو الٰہ جاننے کی وجہ سے ان کو جانداروں کا مالک سمجھتے تھے اور اسی وجہ سے ان کے نام پر جانور ذبح کرتے تھے، بتوں کے نام دور دور سے جانور بھیجے جاتے تھے۔

جب دین اسلام کا نور پھیلا، باطل کی تاریکی چھٹنے لگی، دین اسلام جس کی بنیاد خالص توحید پر ہے، شرک کو جڑ سے اکھاڑے بغیر قائم نہیں ہو سکتا تھا۔ جس کی صورت یہی ہو سکتی تھی کہ بدنی ومالی تمام عبادات اللہ عزوجل کے لیے ہوں تا کہ مرد مسلم ہر ہر قدم پر اسلام کے آثار وعلامات پائے، اور علم توحید کے سائے میں اپنے دین وایمان کو لیے زندگی بسر کر سکے۔ اس حکمت بالغہ کے تحت ہر شہر و قریہ میں مساجد میں اذان اور نماز باجماعت مقرر کئی گئی۔ اسی حکمت کے مطابق عبادت مالی کا نمایاں پہلو قربانی بتوں سے ہٹا کر معبود بر حق جل مجدہ کیلئے مخصوص کیا گیا اور ایک شعارِ دینی کی صورت میں اجتماعی عبادت کی شکل میں ہر ہر شہر و قریہ میں اس کو جاری کر دیا گیا۔ تا کہ مشرکین کی بھرپور کاٹ ہو سکے۔

قربانی کی ایک حکمت یہ ہے کہ مسلمان حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما السلام کی عظیم قربانی کو یاد رکھتے ہوئے اپنا سب کچھ یہاں تک کہ اپنے جگر پاروں، جگر گوشوں کو اللہ عزوجل کے دین متین پر قربان ہونا سکھائیں، کہ جس طرح قربانی کے دن جانور کو ذبح کیا ہے، اسی طرح وقت آنے پر جب ہمارے دین کو ضرورت ہو گی، ہم اپنی جان کی قربانی پیش کریں گے۔

مفسر قرآن، شارح مشکوۃ، حضرت علامہ مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ اس سوال کے جواب کہ "قربانی کیوں کی جاتی ہے"؟ فرماتے ہیں:"اس لیے کہ قربانی کرنے سے خود رب عزوجل پر قربان ہونا بھی آتا ہے، کیونکہ ہر ادنیٰ اعلیٰ پر قربان ہوتا ہے۔ دانہ پر کھیت کی زمین قربان ہوئی کہ جوت دی گئی اور دانہ جانور پر قربان ہوا کہ جانور نے کھالیا، پھر جانور انسان پر قربان ہو گیا کہ ذبح ہو گیا، اسی قاعدے سے چاہیے کہ انسان رب پر قربان ہو کہ جب دین کو اس کی جان کی ضرورت ہو پیش کردے، جیسے خلیل اللہ (حضرت ابراہیم علیہ السلام) نے اپنے فرزند کی قربانی امر الٰہی پر پیش کردی، نیز ذبح کرنے سے جہاد اور شہادت پیدا ہوتی ہے، جس قوم نے خون نہ دیکھا ہو، وہ کبھی جنگ نہیں کرسکتی۔ جسے مرنا آتا ہے ،اسے جینا بھی آتا ہے۔ جس قوم میں مرنے کا جذبہ نہ ہو، اسے دنیا میں زندہ رہنے کا بھی حق نہیں گویا قربانی کرنے والا جانور کو مار کر خود مرنا سیکھتا ہے۔(اسرار الاحکام)

سوال: اسلام میں ذبح کا طریقہ انتہائی ظالمانہ ہے؟؟؟؟

جواب: یہ محض الزام ہے۔ جسے حقیقت سے تعلق کجا، دور کا واسطہ بھی نہیں۔ جانور کو ذبح کرنے کا اسلامی طریقہ سب سے رحمدلانہ ہے بلکہ آج سائنس بھی عینی شاہد ہے کہ یہ طریقہ سب سے بہترین ہے۔

اسلامی ذبیحہ میں چند امور کو بانظر غائر ملاحظہ کرنے سے ہمارا دعوی ثابت ہو جائے گا۔

جس جانور کو ذبح کرنا ہے اس بارے اسلامی تعلیمات یہ ہیں کہ () قربانی کے جانور پر سواری نہ کی جائے () جانور کو ذبح سے پہلے چارا، پانی دیا جائے، بھوکا، پیاسا ذبح نہ کیا جائے () جانور کو لٹانے سے پہلے چھری کو تیز کر لیا جائے () جانور کے سامنے چھری تیز نہ کی جائے () ہر اس طریقہ سے بچا جائے جس سے جانور کو تکلیف ہو () جانور کو قربان گاہ کی طرف گھسیٹا نہ جائے () ایک جانور کے سامنے دوسرا ذبح نہ کیا جائے () جانور کے ذبح میں چار رگوں سے زیادہ نہ کاٹا جائے () ذبح کے بعد جانور کا خون بہنے دیا جائے اور جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو اس کا کوئی عضو یا کھال وغیرہ نہ کاٹی جائے

۔

اسلامی طریقہ کار کے علاوہ دیگر لوگوں میں جانوروں کو ذبح کرنے کا انداز انتہائی ظلم وستم اور بربریت کا اکھاڑا ہے ،مثلاً بعض جگہ جانور کو ذبح سے پہلے بجلی کے جھٹکے لگوائے جاتے ہیں، بعض جگہ تلوار وغیرہ کے ذریعے ایک جھٹکے سے پوری گردن اڑادی جاتی ہے، بعض جگہ زندہ جانور مشین وغیرہ میں ڈال دیا جاتا ہے اور مشین کے ذریعے زندہ جانور کے ایک ایک عضو کو انتہائی ظلم سفاکی کے ساتھ کاٹا جاتا ہے، بعض جگہ جانوروں کے سروں پر بھاری لوہے کے ہتھوڑے اتنے برسائے جاتے ہیں کہ جانور تڑپتا لڑکھڑاتا ہوا گر پڑتا ہے ، بعض جگہ زندہ جانور کے سر میں گولی ماری جاتی ہے ، حتی کہ بعض جگہ جانور پر ظلم بربریت کی انتہایوں بھی ہوتی ہے کہ زندہ جانور کی گردن میں گرم سلائیاں گھونپ کر اس کو تڑپا تڑپا کر گرادیا جاتا ہے، زندہ مرغیوں، بطخوں، مرغابیوں اور اس طرح کے دیگر پرندوں کو گرم پانی میں ڈالا جاتا ہے، جس سے ان کا جسم بری طرح جلس جاتا ہے، بعض جگہ زندہ مرغیوں کی چونچ، پر، دمچی ، پنجے کاٹے جاتے ہیں، بعض جگہ مچھلی فارم میں پانی میں کرنٹ چھوڑا جاتا ہے، جس سے مچھلیوں کو سخت اذیت ہوتی ہے۔ ذبح کے اسلامی طریقہ، اور مذکورہ ظالمانہ طریقوں پر نظر ڈالنے سے ہمارے قارئین کرام پر روز روشن کی طرح عیاں ہو گیا ہو گا کہ اسلام میں ذبح کا طریقہ کتنا احسن، رحمدلانہ ہے۔

اسلامی ذبیحہ سائنس کی نظر میں:

اسلامی طریقہ کار میں ذبح کے وقت جانور کی چار رگوں کو تیزی سے کاٹ کر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ جدید سائنسی تحقیقات کی نظر میں گردن کی شریانیں تیزی کے ساتھ کاٹنے سے دماغ کے اس عصب کی طرف خون کا بہاؤ رک جاتا ہے جو احساسِ درد کا ذمہ دار ہے۔ یوں جیسے ہی رگیں کٹتی ہیں جانور کو درد کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔ رہی یہ بات کہ اگر درد نہیں تو جانور مرتے وقت کیوں تڑپتا ہے، کیوں ٹانگیں مارتا ہے؟؟ تو واضح رہے کہ جانور کا تڑپنا درد کے احساس کے سبب نہیں، بلکہ خون کی کمی کے باعث عضلات کے پھیلنے اور سکڑنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔

ثانیاً: اسلامی طریقہ کار میں ذبح کے بعد جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے اس کی گردن یا کوئی عضو کاٹنا منع ہے، سائنس بھی اس طریقہ کار کی توثیق کرتی ہے، کہ جانور کا سر اتارنے سے پہلے خون کو مکمل بہنے دینا چاہیے، کیونکہ خون مختلف قسم کے جراثیم، بیکٹیریا اور زہروں کی منتقلی کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا زیادہ سے زیادہ خون جسم سے نکال دینے سے ان چیزوں سے بچا جا سکتا ہے۔

ثالثاً: اس طریقہ کار میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ خون کے ممکنہ حد تک شریانوں سے نکل جانے کی بدولت گوشت (ذبح کرنے کے دوسرے طریقوں کی نسبت) زیادہ دیر تک تازہ رہتا ہے۔

سوال: اسلام میں گوشت خوری کی اجازت کیوں ہے، حالانکہ جانور کو ہلاک کرنا ظالمانہ فعل ہے اور سبزی کھا کر بھی زندگی گزاری جا سکتی ہے؟؟؟

جواب: اسلام میں گوشت کھانے کی اجازت کئی حکمتوں پر مبنی ہے۔ دین اسلام عین فطرت کے مطابق ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی ہمیں یہ نور علم فراہم کرتی ہے کہ اللہ عزوجل نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا اور اسی کے لیے کائنات عالَم کو طرح طرح کی نعم ظاہر یہ سے سجایا۔ اسلام کی ضیاء اپنے ماننے والوں کو پاکیزہ چیزیں کھانے کی راہ دیکھاتی ہے۔ جس طرح سبزیاں، پھل، میوہ جات، دالیں اور کھانے کی انواع اقسام کی اشیاء انسان کے فائدے کے لیے تخلیق کی گئیں، یوہیں جانور بھی انسان کے فائدے کے لیے تخلیق فرمائے، کہ انسان ان سے مختلف فوائد حاصل کرے، مثلاً سواری، خوراک، گوشت، انڈے اور دودھ وغیرہ، چنانچہ اللہ رب العزت جل مجدہ فرماتا ہے: (((وَاِنَّ لَكُمْ فِي الْاَنْعَامِ لَعِبْرَةً نُسْقِيْكُمْ مِّمَّا فِيْ بُطُوْنِهَا وَلَكُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ وَّ مِنْهَا تَاْكُلُوْنَ ۔ ۔ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ))) بیشک تمہارے لئے چوپاؤں میں سمجھنے کا مقام ہے، ہم تمہیں پلاتے ہیں اس میں سے جو ان کے پیٹ میں ہے اور تمہارے لئے ان میں بہت فائدے ہیں اور ان سے تمہاری خوراک ہے اور ان پر اور کشتی پر سوار کئے جاتے ہو۔ (پارہ 18، سورۃ المومنون، آیت 21-22)

انسان کی اصل غذا:

ہمارے کریم آقا و مولا صلی اللہ علیہ وسلم نے گوشت کو تمام کھانوں کا سردار قرار دیا۔ (سنن ابن ماجہ) اور کتب حکمت شاہد ہیں کہ انسان کی اصل غذا گوشت ہے۔ عناصر، نباتات کی غذا ہیں، نباتات، حیوانات کی غذا ہیں اور حیوانات انسان کی غذا ہیں۔ گوشت کھانے کی اجازت دی گئی کہ گوشت کھانوں کا سردار ہے کیونکہ گوشت میں جو منفعتیں اور ہمارے جسم کی اصلاحیں اور ہمارے قوٰی کی افزائش ہیں، اس کے غیر سے حاصل نہیں ہو سکتیں، اور مرغوبی کی یہ کیفیت کہ ہر شخص اپنے وجدان سے جان سکتا ہے کہ کیسا ہی لذیذ کھانا ہو، چند روز متواتر کھانے سے طبیعت اس سے سیر ہو جاتی ہے اور زیادہ دن گزریں تو نفرت کرنے لگتی ہے بخلاف روٹی اور گوشت کہ عمر بھر کھائے تو اس سے نفرت نہیں ہوتی۔

گوشت غذائیت اور پروٹین سے بھرپور ہے۔

غیر نباتاتی خوراک یعنی گوشت ، مچھلی اورانڈہ پروٹین کے حصول کا بہت اچھاذریعہ ہے۔اس میں حیاتیاتی طور پر مکمل پروٹین یعنی آٹھ ضروری امائنو ایسڈز پائے جاتے ہیں، جنہیں ہمارا جسم تیار نہیں کرتا،اس لیے یہ خوراک کے ذریعے لیے جانے چاہئیں، گوشت میں فولاد،وٹامن بی ون اور نیاس بھی شامل ہوتے ہیں۔

انسانی دانت ہمہ خور ہیں:

اگر آپ سبزی خور جانوروں یعنی گائے، بھیڑ اور بکری وغیرہ کے دانتوں کا مشاہدہ کریں تو آپ انھیں حیران کن حد تک ایک جیسے پائیں گے۔ان تمام جانوروں کے دانت چوڑے ہوتے ہیں جو سبز پتوں والی خوراک کے لیے موزوں ہیں اوراگر آپ گوشت خور جانوروں مثلاً شیر، چیتا،کتاوغیرہ کے دانتوں کا مشاہدہ کریں تو ان کے دانت نوکیلے ہوتے ہیں جو گوشت خوری کے لیے موزوں ہیں۔اوراگر آپ انسانی دانتوں کا مشاہدہ کریں تو آپ دیکھیں گے کہ اللہ تبارک تعالیٰ نے انسان کو چوڑے اور نوکیلے دونوں قسم کے دانتوں سے نوازاہے۔لہٰذااس کے دانت سبزی اور گوشت دونوں قسم کی خوراک کے لیے موزوں ہیں، یعنی وہ ہمہ خور ہیں، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر صرف انسان کو سبزی خور بنایا گیا تو صرف چوڑے دانت ہی کافی تھے، نوکیلے دانتوں کی کیا حاجت تھی؟ اگر انسان کے لیے گوشت کھانا جائز نہ ہوتا تو اللہ رب العباد اسے نوکیلے دانت عطا نہ کرتا۔لہٰذا جب دونوں طرح کے دانت عطا کیے تو معلوم ہوا کہ چیزیں بھی دونوں طرح کی کھانے کی اجازت ہے۔

انسانی نظامِ انہضام

چرندوں (چرنے والا جانوروں) کا نظام انہضام صرف پتوں والی خوراک ہضم کر سکتاہے اوردرندوں (گوشت خور جانوروں) کا نظام انہضام صرف گوشت ہضم کر سکتاہے۔اورانسان کو نظام انہظام سبزی اور گوشت دونوں کو ہضم کر سکتاہے۔

سبزی خور

بعض مذاہب کے لوگ صرف سبزی خوری کرتے اوراس کی ترغیب دیتے ہیں، حالانکہ ان کے مذہب میں گوشت خوری کی اجازت موجود ہے۔لہٰذا صرف سبزی پر گزارا کرناان کی اپنی مرضی پر موقوف ہے،ان کاکسی پر گوشت خوری کے سبب اعتراض کرنا بے جاہے۔

پودے بھی زندگی رکھتے ہیں۔

جن مذاہب نے سبزیوں اوردالوں کو مکمل غذا کے طور پر اپنالیاہے اوروہ جانور کو گوشت کے لیے استعمال کرنا پر ظلم کی گردان کا اجراء کرتے ہیں۔ان پرواضح رہے کہ اگر جانور کو مارنا، گوشت کھانا ظلم ہے تو پودے،سبزیاں پھل ان کو کھانا بھی ظلم ہے کہ اگر جانور حیات ہی رکھتے ہیں تو نباتات میں بھی ان کے موافق حیات پائی جاتی ہے۔ماضی میں لوگ سمجھتے تھے کہ پودے میں حیات نہیں، لیکن آج سائنس کی جدید تحقیقات نے انکشاف کیا کہ پودوں میں بھی ان کے موافق حیات ہے۔اس لیے اب ان کی اس بات میں کوئی وزن نہیں، کہ وہ خالص سبزی خور ہوتے ہوئے کسی حیات والی چیز کو ہلاک نہیں کرتے، کیونکہ پودوں اور سبزیوں کو کاٹنا بھی تو ایک حیات والی چیز کو ہلاک کرنا ہے۔

پودے تکلیف محسوس کرتے ہیں:

سبزی خور یہ دلیل دیتے ہیں کہ پودے تکلیف محسوس نہیں کرتے،اس لیے پودوں کو ختم کرنے کا جرم جانوروں کو ختم کرنے سے کمتر جرم

ہے۔ جبکہ اب سائنسی تحقیقات کی روشنی میں یہ واضح ہو رہا ہے کہ پودے بھی تکلیف محسوس کرتے ہیں، تاہم ان کی چیخ پکار انسان نہیں سن سکتے، اسکی وجہ یہ ہے کہ انسان کے کان وہ آواز نہیں سن سکتے جو سماعت کی حدود (20 ہرٹز تا 20000 ہرٹز) سے باہر ہو، کوئی آواز اس رینج سے زیادہ ہو یا کم تو وہ انسانی کان کی سماعت میں نہیں آتی۔ لہذا یہ بے جا اعتراض کے حامل افراد اپنے طرز عمل پر غور کرنے کی زحمت فرمائیں کہ وہ ایک ہی دن میں کئی کئی پودوں اور سبزیوں جن میں حیات پائی جاتی ہے ان کو ظلم و ستم کا نشانہ بنا رہے ہیں۔

مویشیوں کی زیادہ تعداد

جانور کو گوشت کے لیے ذبح کیا جانا ظلم نہیں، بلکہ یہ جانور پر رحم ہے اور نظام قدرت ہے۔ بالفرض اگر ہر انسان سبزی خور ہو تا تو دنیا میں مویشیوں کی تعداد حد سے بڑھ جاتی، کیونکہ ان کی پیداوار اور بڑھوتری بڑی تیزی سے ہوتی ہے، اور پھر بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا، پھر اتنی کثیر تعداد میں جانور میں جب اموات واقع ہوتیں تو ان کے جسم کے گلنے سڑنے سے بہت سی بیماریاں اور مسائل کا وقوع ہوتا اور انسانی حیات تنگ ہو جاتی، لہذا ان سب آزمائشوں سے بچایا جانا بہت بڑا فائدہ اور رحمت ہے۔

اللہ کریم عزبرہانہ نے اپنی رحمت سے اپنی مخلوق میں مناسب توازن رکھا ہے، بہت سے جاندار باہم ایک دوسرے کو کھاتے ہیں، مثلا بڑی مچھلیوں کی خوراک چھوٹی مچھلیاں ہیں۔ مگرمچھ، سانپ اور کچھوا وغیرہ مچھلیوں اور آبی جاندروں کو کھاتے ہیں، عقاب، چیل، اُلو، کوا وغیرہ چھوٹے چھوٹے پرندوں کا شکار کرتے ہیں، درندے مثل شیر، چیتا، لگڑ بگڑ اور کثیر حیوان دیگر حیوانوں کا شکار کرتے ہیں۔ بہت سے کیڑے مکوڑوں کو مختلف پرندے اور درندے کھاتے ہیں اگر یہ سب تقسیم نہ ہوتی تو شدید مشکلات اور آزمائشوں کا سامنا کرنا ہوتا، لہذا جس طرح کئی فوائد کے پیش نظر ایک جانور کی خوراک دوسرے جانور وغیرہ بنائے گئے، انسان کہ جس کے لیے سب کچھ تخلیق ہوا، اگر اس کو بعض حلال جانوروں کے گوشت کھانے کی اجازت دے دی گئی تو اس میں حیرانی کی کوئی بات نہیں۔

سوال: قربانی جانوروں کی نسل کشی ہے، لہذا نہیں ہونی چاہیے؟؟؟

جواب: قربانی جانوروں کی نسل کشی نہیں، بلکہ درحقیقت نسل میں اضافہ کا باعث ہے۔ یہ نظام قدرت ہمیشہ سے چلا آرہا ہے، کہ انسانوں یا جانوروں کو جس چیز کی ضرورت جتنی زیادہ ہوتی ہے، حق تعالی شانہ اس کی پیدائش اور پیداوار میں اسی قدر اضافہ فرمادیتا ہے۔ مثلاً آسمان سے پانی نازل ہوتا ہے، انسان اور جانور اس کو بے دھڑک خرچ کرتے ہیں، کھیتوں اور درختوں کو سیر اب کرتے ہیں، وہ پانی ختم نہیں ہوتا کہ دوسرا اس کی جگہ اور نازل ہو جاتا ہے، اسی طرح زمین سے کنواں کھود کر جو پانی نکالا جاتا ہے، اس کو جتنا نکال کر خرچ کرتے ہیں، اس کی جگہ دوسرا پانی قدرت کی طرف سے جمع ہو جاتا ہے، انسان غذا کھا کر بظاہر ختم کرلیتا ہے، مگر اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسری غذا مہیا فرمادیتا ہے، بدن کی نقل و حرکت اور محنت سے جو اجزاء تحلیل ہو جاتے ہیں، ان کی جگہ دوسرے اجزاء بدل بن جاتے ہیں۔ جانوروں میں بکرے اور گائے کا سب سے زیادہ خرچ ہوتا ہے کہ ان کو ذبح کرکے گوشت کھایا جاتا ہے اور شرعی قربانیوں اور کفارات وجنایات میں ان کو ذبح کیا جاتا ہے، وہ جتنے زیادہ کام آتے ہیں، اللہ تعالیٰ اتنی ہی زیادہ اس کی پیداوار بڑھادیتا ہے۔ آپ پوری دنیا کا سروے کریں، اچھی طرح جائزہ لیں کہ جن ممالک میں قربانی کے اس عظیم الشان حکم پر عمل کیا جاتا ہے، کیا ان ممالک میں قربانی والے جانور ناپید ہو چکے ہیں؟؟ یا پہلے سے بھی زیادہ موجود ہیں؟؟؟ آپ کبھی اور کہیں سے بھی یہ نہیں سنیں گے کہ دنیا سے قربانی کے اہل جانور ختم ہو گئے ہیں یا اتنے کم ہو گئے ہیں کہ لوگوں کو قربانی کرنے کے لیے جانور ہی میسر نہیں آئے، جب کہ اس کے

بر خلاف جن ممالک نے قربانی پر پابندی لگائی جیسے ہندوستان وہاں گائے کی مقدار کم ہوگئی، اسی طرح جن جانور کی قربانی نہیں ہوتی، مثلاً کتوں وبلیوں کو دیکھ لیں، ان کی نسل دنیا میں کتنی ہے؟ حالانکہ تعجب والی بات یہ ہے کہ قربانی کے اہل جانور سال میں عموماً ایک ہی بچہ جنتے ہیں، جبکہ کتے اور بلیلاں ایک ایک حمل سے چار چار پانچ پانچ بچے جنتے ہیں لیکن ان کی تعداد بمقابل حلال جانوروں کے بہت کم نظر آتی ہے۔

نسل کشی کی بے ہودہ فکر عام کرنے والوں سے سوال ہے کہ اسلام کی ضیاء کے انوار چار دنگ عالم میں پھیلے چودہ سو سال سے زیادہ کا عرصہ بیت گیا۔شیدیان اسلام ہر سال لاکھوں جانور عید قرباں کے موقع پر تعمیلِ حکم الٰہی میں ذبح کرتے ہیں، یہ اگر نسل کشی ہے تو یہ ہر سال ان گنت جانور کا ظہور کہاں سے مادر گیتی پر ہوتا ہے؟؟؟ نیز یہ بتانا بھی ان کو لازم ہے کیا جن جانوروں کی تعدا دنیا میں ناپید ہوئی کیا وہ قربانی کے سبب ہوئی؟؟؟ کیا ڈائناسور کی قربانی کی جاتی تھی جو آج وہ دنیا سے عنقا ہو گیا؟؟؟ کیا آج کل پانڈے کی قربانی کی جاتی ہے جو اس کی تعداد بہت تیزی سے کم ہوتی جارہی ہے۔؟؟

واضح رہے کہ آج کثیر جنگلی جانوروں کی تعداد میں حیرت انگیز کمی کے باعث ماہرین حیوانات کو یہ احساس دامن گیر ہے کہ ان کی نسل ختم ہو جائے گی، لیکن کبھی کسی مسلمان کو یہ پریشانی لاحق نہیں ہوگی، کہ قربانی کرنے سے جانور کی نسل کشی ہو کر یہ جانور دنیا سے ناپید ہو جائے گا۔اس اعتقاد واحساس کی اصل یہ ہے کہ مسلمان کا اعتقاد ہے کہ رب جس کے لیے چاہتا ہے رزق بڑھا دیتا ہے اور اس کی راہ میں خرچ کرنے سے مال کم نہیں ہوتا بلکہ بڑھا دیا جاتا ہے چنانچہ رب العباد عزشانہ فرماتا ہے:(((قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَ یَقْدِرُ لَهٗ وَ مَاۤ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ وَ هُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ))) تم فرماؤ بیشک میرا رب رزق وسیع فرماتا ہے اپنے بندوں میں جس کے لئے چاہے اور تنگی فرماتا ہے جس کے لئے چاہے اور جو چیز تم اللہ کی راہ میں خرچ کرو، وہ اس کے بدلے اور دے گا اور وہ سب سے بہتر رزق دینے والا ہے۔ (پارہ22، سورۃ السبا، آیت 39)

اس کے تحت تفسیر خزائن العرفان میں ہے:" دنیا میں یا آخرت میں۔ بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے خرچ کرو تم پر خرچ کیا جائے گا۔ دوسری حدیث میں ہے صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا۔ (تفسیر خزائن العرفان، پارہ22 سورۃ السبا، آیت 39)

اعتراض: مُسلے (مسلمان) عید قرباں میں جانور ہی کیوں کاٹتے ہیں، بس جی صرف لذتِ نفس کے لیے اتنے زیادہ جانوروں کاٹ ڈالتے ہیں، یہ بے رحمی وظلم کی انتہا ہے؟؟

جواب: مسلمان عید قرباں میں جانور ہی اس لیے کاٹتے ہیں کہ انہیں اللہ عزوجل اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر جانور ہی ذبح کرنے کا حکم دیا، رہی یہ بات کہ "مسلمان صرف لذت نفس کے لیے قربانی کرتے ہیں" یہ ایک بے جا اعتراض ہے، جو جھوٹ کا پلندا ہے اور اس میں نام کو بھی سچائی نہیں اور یہ ایک بلا دلیل دعوی ہے، جس کے حقانیت مثل عنقا ہے۔

اب آیئے اس طرف کہ کیا عید قرباں میں جانور کو کاٹنا، کھانا، جانور پر ظلم ہے؟؟ جانور کے ساتھ زیادتی ہے؟؟؟ جانور کے ساتھ بے رحمی ہے؟؟ تو میں یہ کہوں گا کہ جانور کے ذبح کرنے، گوشت کھانے کو ظلم کہنا، ظلم ہے۔ اس کو ستم کہنا، ستم ہے۔ اس کو بے رحمی کہنا، بے رحمی ہے۔اس کو زیادتی وبربریت کہنا، زیادتی وبربریت ہے۔

واعجباہ! کیسی دیدہ دلیری ہے۔ کیسی الٹی منطق ہے کہ ان دیدہ بے دیدہ معترض حضرات کو کسی کی آنکھ میں تنکا نہ ہو تو وہ بھی نظر آجائے اور خود جناب کو اپنی آنکھ کا شہتیر بھی نظر نہ آئے۔ ہم عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

وہ حضرات جو سادہ لوح مسلمان کو انٹرنیٹ،، سوشل میڈیا، پرنٹ میڈیا کے ذریعے اسی طرح کے بے سروپا اعتراضات کے ذریعے دین متین سے منحرف کرنے کی سازشوں میں ہم تن سرگرداں ہیں ان میں سے کوئی ہے جو یہ واضح کرے کہ Pizza Hut ()Starbucks() MacDonalds ()Subway ()()Wendys()Burger King()Taco Bel ()Dunkin ()Donuts ()KFC ()Chick-fil-A()Sonic Drive-In() Dominos Pizza()Panera Bread() Arbys ()Jack in the Box ()Dairy Queen()Chipotle Mexican Grill()Papa Johns () Hardees ()Popeyes Louisiana Kitchen()یہ دنیا کی عظیم سیکولر سٹیٹس کی بیس سب سے بڑی فاسٹ فوڈ ڈیشیز ہیں، اور اگر آپ مجھ پوچھیں کہ انکا بیسک فوڈ انگریڈینٹ کیا ہے؟ تو میں کہوں گا۔() چکن () بیف () مٹن۔

کیا یہ ستم ظریفی نہیں ہے کہ مسلمان اپنے رب کریم جل مجدہ کی خوشنودی کے باعث جانور ذبح کرے تو جانوروں پر ظلم و بے بسی کی گردان کا اجراء ہو جائے اور لذت نفس کے تضحیک آمیز طعنوں سے دل مسلم کو چھلنی کیا جائے اور خود اپنا ممالک میں جانوروں پر شدید ظلم کو روا رکھ کر اس کو زندہ کاٹ کر، تڑپا کر، مشین کی سلاخوں میں دبا کر، گرم پانی میں غوطے دلا کر، کرنٹ لگا کر، زندہ جلا کر ڈیشیز بنانا جناب کو جانور پر رحم و کرم اور عفو کا مرقع نظر آئے۔

کیوں جانوروں کے حقوق کے مجوزہ ٹھیکداران کو جب جب بے وقت کی بھوک ستائے تو سب سے مہنگے ریسٹورینٹ پر() چکن زنگر برگر() اٹیلین پیزا() چیسٹ پیس() لیگ پیس() ملائی بوٹی() سجی()، کڑھائی گوشت() سیخ کباب() بند کباب() کلب چکن سینڈ وچ() چکن فرائیڈ سینڈوچ() چکن شوارما()، چکن پراٹھا()، چکن رول() چکن منچورین() ریشمی کباب() بیف کباب() آلو گوشت() نمکین گوشت() کوفتے () مغز مسالہ() مٹن چنادال() وائیٹ بیف رول() بیف چلی() چانپ فرائیڈ() مٹن بریانی،() بمبے بریانی() چکن فرائیڈ تھریڈ رول() چکن رائس (پلاؤ)() بو آلڈ چکن رول() کھائے بغیر معدہ و ماحولِ معدہ و طبیعت سہل نہیں ہوتی؟؟

اگر یہ ظلم و بے رحمی ہے تو مرغی خانے، ڈیری ہاوس بکری فارم سے جدید سلاٹر ہاوسز تک سلاٹر ہاوسز سے تازہ گوشت مارکیٹ سے ریسٹورینٹ میں آتا ہے تو کیا بغیر ذبح کیے، بغیر کھال اتارے، بغیر گوشت اُتارے، بغیر دل، گردہ، پھیپھڑا الگ کیے، بغیر ہڈی بوٹی الگ کیے، بغیر چھری دکھائے، بغیر ایذا دیئے، بغیر لہو بہائے، بغیر جان لیے آپ کے پیٹ میں اتر آتا ہے؟؟

واہ ری الٹی منطق ہم عید قرباں کے روز جانور کو چھری دکھائے بغیر بھی ذبح کریں تو ظالم بے رحم ٹھہرائے جائیں اور خود یہ حضرات زندہ جانوروں کو بغیر ذبح کیے ایک ایک عضو عضو کاٹ کر، تڑپا کر، اس کو خون میں نہلا کر سب سے بڑے حامیِ حیوان ہوں اور جانوروں کے حقوق کا واویلا مچائیں۔

بس کیا کہیں عجب حال ہے کہ یہی سیکولر و لبرل قسم کے لوگ آگے پیچھے گوشت کو پراپر ڈائیٹ، پروٹین وٹامن اے، سی کا منبہ صحت قرار دیتے ہوئے اور گوشت کو مفید امائینو ایسڈ کا ذریعہ سمجھتے ہوئے خوب دل کھول کر نگل رہے ہوتے ہیں، تب جانوروں کے حقوق کے ان چوہدران کو لذت نفسانی کی یاد کہاں سے آئے گی؟؟۔ پھر ڈاکٹر صاحب کا نسخہ بھی تو ذہن نشین ہوتا ہے کہ میٹ آپ کے لیے مفید ہے۔ آپ کے بچے کو میٹ پروٹین کی اشد ضرورت ہے، اسکے بغیر صحت آخری زاویے پر پہنچ کے قفسِ عنصری سے پرواز کر جائے گی۔ تب نہ چھری کا خیال، نہ قصائی کی بے

رحمی کا خیال۔

حمایت حیوانات کا ایسا عظیم جذبہ جب آپ کی نس نس میں رچا بسا ہے۔جب آپ کو جانوروں کا اتنا احساس ملحوظ ہے تو سب سے پہلے آں جناب جوتے اتاریں، ننگ پاؤں گھومیں یا لوہے، پلاسٹک یا لکڑی کے جوتے استعمال میں لائیں۔کیوں بچارے جانوروں پر ظلم کی آندھی گرا کر اس کی کھال کو دربدر کی ٹھوکریں کھلا رہے ہیں۔

پھر کاسمیٹک (چربی سے) سے لے کر صابن تک، صابن سے لے کر بیگ تک، بیگ سے لے کر جیکٹس تک، جیکٹس سے لے کر فٹ بالز تک، اسی مظلوم قربانی کے کٹے بکرے یا گائے کی کھال کے ہوتے ہیں۔Novelty() BATA() Service() Hush puppies() یہ برانڈ جسے پاؤں میں ڈالے گھومتے ہیں یہ انہی مظلوم قربانی کے جانوروں کی مرہونِ منت ہیں۔

عجب تماشہ ہے کہ جب ہم خدا کے نام پر جانور ذبح کرکے غرباء ویتاماں ومساکین (جنہیں سالہا سال گوشت کی چھینٹ بھی نصیب نہیں ہوتی، جن کے بدن اچھی مرغن غزا سے کب سے نابلد، گوشت کا ذائقہ جنکے بچوں نے کبھی نہ سونگھا، جن کے نقاہت انگیز بدن، خوراک سے نڈھال، بے حال، تھکے درماندہ، جن کے چہروں پر پیلاہٹ کے اثار) کو اللہ عزوجل کی خوشنودی ورضا کے لیے گوشت کھلاتے ہیں، تو کیوں اس وقت ان گوشت خوروں کو تکلیف ہونے لگتی ہے ؟؟؟ نہ جانے کیوں یہ حضرات اپنی ان بیسیوں ڈیشیز کو چٹ پٹ کرکے توپ لے کر مسلمانوں پر ظلم وستم ، بے رحمی وبربریت، لذت نفسانی کے طعن کے مسلادھار گولے برسانے لگ جاتے ہیں۔۔

سوال: انسان جو کچھ کھاتا ہے اس کا اثر اس کے اخلاق وافعال پر پڑتا ہے ،لہذا گوشت نہیں کھانا چاہیے، کیونکہ یہ مسلمانوں کی طبیعت کو متشدد اور ظالمانہ بنا دیتا ہے، جیسا کہ دنیا میں مشاہدہ ہے ؟

جواب: یہ حقیقت ہے کہ انسان کی خوراک اس کے اخلاق وافعال پر اثر انداز ہوتی ہے۔واضح رہے کہ دین اسلام عین فطرت کے مطابق ہے ،اسلام میں پاکیزہ اشیاء ہی حلال ہوئیں اور خبث اشیاء جو انسانی اخلاق وافعال پر اثرات بد کا بدنما دھبا لگا سکتی تھیں اللہ عزوجل نے ان چیزوں کی حرمت اپنے حبیب لبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی لسان مبارک سے واضح فرمائی: (((وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ)))اور (وہ نبی) ستھری چیزیں ان کے لئے حلال فرمائے گا اور گندی چیزیں اُن پر حرام کرے گا۔ (پارہ 9، سورۃ الاعراف، آیت 157)

بری چیز کے اخلاق پر منفی اثرات کے سبب ہی اسلام میں کوئی ایسی چیز حلال وطیب نہیں کی گئی، جس سے مسلمان کی طبیعت میں تشدد اور ظلم وستم کی نشوونما ہو۔اسلامی تعلیمات کی رو سے تمام چیڑ پھاڑ کرنے والے درندوں اور شکاری پرندوں کا گوشت کھانا حرام ہے ۔ مثلاً شیر ،چیتا، عقاب، شاہین وغیرہ جو پر تشدد اور خونخوار ہیں، ان جانوروں کا گوشت کھانے سے ایک شخص متشدد اور ظالم ہو سکتا ہے۔لہذا ان سے ممانعت فرمائی گئی، اسلام صرف چرندوں یا سبزی خور جانوروں کا گوشت استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے: جیسے گائے، بھیڑ، بکری وغیرہ جو کہ پرامن اور فرمانبردار ہوتے ہیں۔ مسلمان پرامن اور سدھائے جانے والے جانوروں کا گوشت کھاتے ہیں، کیونکہ وہ خود امن پسند اور صلح جو لوگ ہیں۔رہی یہ بات کہ دنیا میں ہر طرف ظلم کون کر رہا ہے ؟ وہ مسلم ہے یا غیر مسلم ؟ اگر کوئی کہتا ہے کہ دنیا میں مشاہدہ ہے کہ مسلمان ظالم ہے تو یہ ایک عظیم شان گپ ہے۔

واضح رہے کہ حقیقت کبھی بناوٹی باتوں سے چھپ نہیں سکتی، جہاں دیدہ افراد باچشم دید گواہ ہیں کہ آج دنیا میں ظلم وستم کی آندھی مسلمان

نہیں کوئی اور چلارہاہے۔میں صرف آخری بات کہناچاہوں گا۔افغانستان میں بم باری میں شہید ہونے والے اطفالِ مسلمانان کے جگرپارے ہیں یاکسی اور کے؟؟برمامیں پوری پوری بستیوں کو نظر آتش کرنے والے،زندہ مسلمانوں کو جلانے والے کون ہیں؟؟کشمیری شیدیان اسلام پر بربریت کی انتہائی گھناؤنی تاریخ رقم کرنے والے کون ہیں؟عراق میں لاکھوں گھر اجاڑ کر،عصمتوں کولوٹ کر،اطفال کوذبح کرنے والے کون ؟؟؟چیچنیا،بوسینا کو ظلم کی چکی میں پیسنے والے کس کے نمائندے ہیں؟؟کفر کے یااسلام کے؟؟جواب آپ کے ذمے ہے۔

سوال:اگر مسلمان جانوروں کا گوشت استعمال نہ کریں توکیا حرج ہے؟کیوں کہ جانور کو اپنے فائدے کے لیے مارنا روحانیت کے خلاف ہے۔؟؟؟

جواب:مسلمانوں کو جانور ذبح کرنے کا حکم ان کے معبود برحق عزجلالہ نے دیااوراپنے مولا کریم عزعظمتہ کے حکم پر عمل پیرانہ ہونے سے بڑھ کراور کیاحرج ہوسکتاہے۔رہی بات روحانیت کی توروحانیت رب العباد عزاسمہ کے حکم کی تعمیل میں ہے،نہ کہ نافرمانی میں۔

اگریہی بات ہے کہ جانور کو اپنے فائدہ کے لیے مارنا روحانیت کے خلاف ہے توجناب مچھروں،مکھیوں،حشرات الارض میں سے جو بھی ان کے جسم کو مشرف فرمائیں،اس سے دوستی فرمائیں، سبھی کو سینے لگائیں،منہ پر بیٹھائیں،تاکہ روحانیت میں چار چاند اور لگ جائیں۔اپنے فائدے کے لیے ان کونہ ماریں،ورنہ روحانیت رفوچکر ہوجائے گی۔

اسی طرح محترم ہرگز کسی سبزی و پھل کادامن دل تیز چاقو،چھری سے زخمی نہ فرمائیں،اس کو چیخ وپکار سے بچائیں،کیونکہ ان میں بھی یک گونہ حیات ہے۔سائنس کی نظر میں ان پھلوں اور سبزیوں میں محسوس کرنے کی حس موجود،یہ کاٹے جانے پر درد والم محسوس کرتے ہیں توحضرت ان پر بھی رحم فرمائیں۔سبزیوں،فصلوں کو کیڑے کھاناشروع کریں توکھانے دیں،ادویات کے ذریعے ان پر ظلم کرکے ان کوموت کے منہ میں نہ دھکیلیں،اگر روحانیت بچانامقصود ہے توجناب رات میں چلنے،زمین پرپاؤں رکھنے لیٹنے کی زحمت نہ فرمائیں،کوئی بچاری چیونٹی پس جائے گی،تیل نہ پسوائیں کہ چھوٹے چھوٹے کیڑے دنیافانی سے پس پس کر کوچ کرجائیں گے،پانی ودودھ اور ٹھنڈا میٹھاشربت بھی نہ پئیں کہ ان سب میں بیکٹیریاہوتے ہیں جو جاندارہیں۔نہانے کے لیے پانی گرم نہ کریں،اتنے سارے جاندار مرجائیں گے۔الغرض روحانیت کایہ نسخہ اپنانا والا کوئی بے عقل یاعقل سے کوسوں دور ہی ہوسکتاہے،درحقیقت یہ روحانی نسخہ نہیں بلکہ جہالت کامنہ بولتااظہار ہے۔

سوال:مسلمان قربانی پر دنیابھر میں اربوں،کھربوں روپے پانی کی طرح بہادیتے ہیں۔یہ فضول خرچی اور بے جامال کاضیاع ہے۔یہی رقم اگر غرباءمیں تقسیم کردی جائے توکئی لوگوں کابھلاہوجائے اور معاشرے سے غربت ختم ہوجائے؟؟؟

جواب:الله الحمد دین اسلام دین کامل ہے۔جو معاشرے میں امن وسکون کے خوبصورت گلشن کاداعی ہے۔جس میں ہر شاخ وگل کوقدر کی نگاہ سے دیکھاجاتاہے۔سب کے حقوق ہیں۔کوئی محروم نہیں۔اسلام میں غرباء ومساکین کی شان ہے،ان کے حقوق کامحافظ اسلام ہے۔ان کوصدقات کامستحق بتاتااسلام ہے۔ان کی مشکل کے وقت مدد کی تلقین کرتااسلام ہے۔عید کی خوشیوں میں شامل کرنے کی ضیاء دیتااسلام ہے۔جب ہر موقع ومقام زندگی میں اسلام کی تعلیمات میں غرباء کویادرکھاگیاحتی کی قربانی میں ان کی گوشت کے ذریعے مدد کاحکم ہواتوکیاگوشت کے ذریعے مدد،مدد نہیں؟؟یااس سے لوگوں کابھلانہیں ہوتا؟؟؟یااس سے معاشرے میں بھوک وغربت ختم نہیں ہوتی۔؟؟لہذایہ اعتراض کم فہمی کانتیجہ ہے کہ یہ معترض شخص اتنابھی شعور نہیں رکھتاکہ معاشرے سے غربت کیسے ختم ہوگی؟؟

آیئے ہم اس اجمال کی کچھ تفصیل عرض کرتے ہیں۔

قربانی کرنا بے شمار فوائد و محاسن کا حامل ہے۔ان میں سے چند مندرجہ ذیل ہیں۔

(1) جس طرح نماز، زکوۃ، روزہ، حج وغیرہ عبادات ہیں، یوہیں قربانی بھی عبادات اور حکم ربانی کی تکمیل کا ذریعہ ہے۔ تو کیا جو چیز اللہ عزشانہ کی عبادت ہو، مسلمان کے لیے اس میں عظیم الشان ثواب ہو، جس میں غرباء کی مدد ہو تو وہ فضول خرچی ہو سکتی ہے؟؟؟ کیا یہ مال کو بے جا خرچ کرنا ہے؟؟ کیا یہ پیسے کو پانی کی طرح بہانا ہے؟؟ کیا بعید یہی لوگ جو آج قربانی کے بارے یہ اعتراضات کر رہے ہیں، کل یہی بات کر کے حج سے بھی روک دیں، کہ حج کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اتنی شدید مشقت برداشت کرنے کی کیا مصیبت پڑی ہے؟ یہیں اپنے ملک میں کسی مسکین کی مدد کر دو۔

(2) اسلامی احکام کی ضیاء ہمیں یہ صراط مستقیم دیکھاتی ہے کہ قربانی کے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے، ایک اپنے اہل وعیال کے لیے، دوسرا عزیز و اقربا کے لیے اور تیسرا فقراء و مساکین کے لیے۔ کیا غریب و مسکین کو قربانی کا گوشت دینا اس کی مدد نہیں؟؟ کیا اس طرح معاشرے سے بھوک ختم نہیں ہوتی؟؟

(3) اگر کوئی شخص قربانی کو خالصتاً معاشی نقطہ نگاہ سے دیکھے تو وہ یہ اعتراض نہیں کر سکتا۔ چند گزارشات پیش خدمت ہیں۔

(الف) قربانی کی بدولت کسی ملک یا شہر میں فارمنگ((farming) اور کیٹل انڈسٹری((cattle industry نمو حاصل کرتی ہے۔ جس سے بالعموم چھوٹا کسان یا غریب طبقہ ہی منسلک ہوتا ہے، ایک کسان پورا سال جانور پالتا ہے اور عید قربان پر اچھے داموں بیچ کر نفع حاصل کرتا ہے، جو عام مارکیٹ میں نہیں مل پاتا۔ یوں یہ رسم تقسیم دولت پر مثبت اثرات ڈالتی ہے۔

(ب) جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ تمام رقم ویسے ہی غریبوں کو دے دی جائے وہ یہ جانتے ہی نہیں کہ غربت کا علاج پیسے بانٹنا نہیں، بلکہ غریب طبقے کیلئے معاشی ایکٹیویٹی((activity) کا پہیہ چلانا ہوتا ہے اور قربانی کا عمل بھی اس کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

(ج) پھر ان جانوروں کا گوشت دنیا بھر کے غریبوں میں بانٹا جاتا ہے اور معاشرے کا وہ طبقہ بھی گوشت کھا لیتا ہے جو پورا سال صرف اس کا خواب ہی دیکھتا ہے۔

(د) قربانی کے جانوروں سے جو کھال حاصل ہوتی ہے اس سے لیدر پراڈکٹس((leather products) بنتی ہیں جس سے لاکھوں لوگوں کا روزگار وابستہ ہوتا ہے۔

(ہ) نقل و حمل کے ذرائع سے منسلک لوگ بھی قربانی کے ایام میں جانوروں کی ترسیل کے کاروبار سے آمدنی حاصل کرتے ہیں۔

آخر کیا وجہ ہے؟؟؟

عجب حال ہے اسلام کے شعار بند کروانے ہوں تو اس طرح کے پڑھے لکھے سمجھداروں کو غربا و مساکین یاد آجاتے ہیں اور جب خود یہ لوگ فضول خرچیاں کرتے ہیں اس وقت غرباء کی بھوک، ان کے تڑپتے بچے، ان کا روزگار، ان کے حقوق سب رفوچکر ہو جاتے ہیں کیا یہ سب اسلامی شعار کے خلاف سوچی سمجھی منصوبہ بندی تو نہیں؟؟؟

کیا یہ عامۃ المسلین کو غرباء کا نام لے کر جھانسا تو نہیں دیا جا رہا؟؟؟

یہی لوگ جب بڑے بڑے ہوٹلوں میں اعلی وانواع اقسام کے کھانوں، مشروبات، پیزوں، پراٹوں، برگروں پر ہاتھ صاف کرتے اور پانی کی طرح پیسا بہاتے ہیں اس وقت ان کو غرباء کی بھوک، ان کے بھوک سے بلکتے بچے کون یاد دلائے، اپنے عالی بنگلوں، کوٹھیوں، مکانوں پر بارش کی مانند پیسے لوٹاتے ہوئے غرباء کی کلیاں، جھونپڑے ان کو کیسے یاد آئیں۔ چمکتی کاروں، لینڈ کروز، کیرولا، اور بڑی بڑی جیپز میں مزے لیتے وقت غرباء کے پاؤں کے ٹوٹے ہوئے جوتے خیال میں کہاں سے آئیں، اچھے سے اچھے اے سی (A.C) رومز میں موج مستی کرنے والے ان حضرات کو غرباء کے گرمی میں جلستے بدن کہاں دیکھائی دیں، اپنی اور اپنے بچوں کی شادیوں پر لاکھوں روپے کی خریداری کرنے والوں کے سامنے کون غریب بچیوں کی شادی، ان کے ہاتھ پیلے کرنے کی داستان دوہرائے، اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے ڈریسز خریدتے وقت غرباء کے پھٹے پرانے کپڑے، ان کے برہنہ بچوں کے لباس کی تڑپ، ان کے گوش گزار کون کرے۔ مختلف راتوں، مختلف ایام مثلاً ویلنٹائن ڈے، نیو ایئر نائیٹ، کرسمس ڈے، اپریل فول، سالگرہ، بسنت اور کثیر مواقع پر جو اربوں روپے شاب و کباب اور حیوانیت پر صرف کیے جاتے ہیں، اس موقع پر غرباء کے نام کی مالا جپنے والے ان روشن خیال لوگوں کو کیوں سانپ سونگھ لیتا ہے؟ غرباء ان کی لوح حفظ سے کیوں محو ہو جاتے ہیں؟

آپ نے کبھی سوچا یہ بیچارے ضرورت سے زیادہ سمجھ دار لوگ کبھی ان کھربوں ڈالرز کے ضیاع پر انگلیاں نہیں اٹھاتے جو یورپ اور امریکہ میں پیٹس (pets) کے کھلونے بنانے میں خرچ ہوتے ہیں۔ کیوں ان کی نظر عالی اس جانب متوجہ نہیں ہوتی جب کھربوں روپے ہر سال کاسمیٹکس انڈسٹری (cosmetics industry) میں جھونکے جاتے ہیں۔ اس وقت غرباء کے گرد سے اٹے چہرے، کہاں ان فضلاء دہر کو نظر آئیں گے۔

سگریٹ نوشی، شراب نوشی، نائٹ کلبز، فحش پروگرامز، فحش اخبار ورسائل، جنسی گھناؤنا لٹریچر، انٹرنیٹ، ٹی وی، کیبل، وی سی آر، سینما، فضول تصویر سازی، مووی بازی، عید کارڈز، شادی کارڈز، گانوں اور دیگر غلط پروگراموں کی آڈیو وویڈیو کیسٹیں اور سی ڈیزز، ویڈیو گیمز، آتش بازی پر سالانہ جو اربوں روپے کی قیمتی متاع دریابرد ہوتی ہے، اس وقت غرباء کے ان حامیوں کو ان کی عیش کوشیوں کے عالم میں کون پوچھے۔؟؟

جب کرکٹ، فٹبال، ٹیبل ٹینس، ہاکی، والی بال، سنوکر، کیرم بورڈ کے مقابلوں میں خطیر رقم کا ضیاع ہوتا ہے تو غرباء کے گھروں کی بے حالی کی داستان کون سنے گا؟؟

الغرض اپنے ارد گرد اربوں کھربوں روپے کے ان بیش قیمت ذرائع کے بے دریغ ضیاع پر تو یہ لوگ کبھی اعتراض نہیں کریں گے جو اپنی نوعیت میں غریب کے جذبات کچل دینے والے اخراجات ہیں، مگر ایام عید قرباں میں یہ غرباء کے کچھ ایسے حمایتی بن جاتے ہیں گویا ان سے بڑا غریب پرور آج تک پیدا ہی نہیں ہوا۔

محرر: ابو واصف محمد آصف مدنی
المتخصص فی الفقہ الاسلامی
23 ذوالقعدۃ الحرام 1437